4

چندہ تحریک جدید سالِ ہشتم کے متعلق آخری اعلان

(فرمودہ 23، جنوری 1942ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"مَیں کھانسی کی تکلیف کی وجہ سے آج زیادہ نہیں بول سکتا۔ لیکن چونکہ تحریکِ جدید سال ہشتم کے وعدوں کی معیاد میں اب صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے یعنی 31، جنوری کے ختم ہونے تک ہی ہندوستان کے دوستوں کے وعدے قبول کئے جاسکتے ہیں۔ سوائے ان علاقوں سے آنے والے وعدوں کے جن کا استثنٰی پہلے کیا جاچکا ہے۔ اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ ایک دفعہ پھر جماعت کے دوستوں کو اس چندہ کی اہمیت اور اس میں شمولیت کی طرف اختصار کے ساتھ توجہ دِلا دوں۔

مَیں کہہ چکا ہوں کہ اب یہ تحریک موجودہ شکل میں اپنے اختتام کے ایام کے قریب پہنچ رہی ہے اور اس کے ختم ہو جانے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں حصہ لینے کی پھر کوئی اَور صورت پیدا ہو گی یا نہیں۔ اور جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں ہماری نیت یہ ہے کہ اس چندہ سے تبلیغِ اسلام کے لئے ایک مستقل فنڈ کھولا جائے جس کے ذریعہ مبلغین کے گزارہ کی صورت پیدا کی جائے تا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آئندہ ہمارے چندے مبلغوں کے گزارہ کا انتظام کرنے کے لئے نہ ہوں بلکہ صرف تبلیغ و اشاعت کے کاموں کے لئے ان کی ضرورت باقی رہ جائے۔ جیسے اشتہارات ہیں یا کتابیں ہیں یا تبلیغ پر جانے والوں کے لئے کرائے ہیں یا مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر وغیرہ ہے۔ غرض جو عارضی یا وقتی کام ہیں ان کے لئے تو چندے کی ضرورت رہ جائے لیکن کارکنوں کے گزارہ کے لئے کسی چندہ کی تحریک نہ ہو بلکہ اسی تحریک جدید کے فنڈ

سے ان کے گزارہ کا انتظام ہوتا رہے۔ اسی طرح ہمارا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور ہمارے کام میں برکت ڈالے تو اس فنڈ سے زیادہ سے زیادہ مبلغ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ دنیا میں سینکڑوں ممالک ہیں اور ان ممالک میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان تمام ممالک میں رہنے والے لوگوں تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچانے اور اُس پیغام کو پہنچانے کے لئے جو اس آخری زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھیجا اور اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کے لئے ہمیں سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت ہے اور پھر ان سینکڑوں زبانوں کو سیکھنے کی ضرورت ہے جن کو سیکھنے کے بغیر ہم اپنے تبلیغی فرض کو ادا نہیں کر سکتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض زبانیں ایسی ہیں جن کے جان لینے کی وجہ سے انسان تعلیم یافتہ گروہ تک اپنے خیالات دنیا بھر میں پہنچا سکتا ہے مثلاً عربی ہے، انگریزی ہے، جرمن ہے، سپینش ہے، پرتگیزی ہے، فرانسیسی ہے۔ یہ چند زبانیں ایسی ہیں جن کو سیکھ کر انسان قریباً قریباً ساری دنیا میں تبلیغ کر سکتا ہے لیکن یہ تبلیغ صرف تعلیم یافتہ طبقہ تک محدود رہے گی۔ عوام کا گروہ جو بہت بڑی اکثریت رکھتا ہے اس کے کانوں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لئے صرف ان زبانوں کا جاننا کافی نہیں بلکہ مقامی زبانوں کا جاننا بھی ضروری ہے مثلاً افغانستان میں چلے جاؤ وہاں بھی تمہیں ایک ایسا تعلیم یافتہ گروہ مل جائے گا جو عربی اور فارسی جانتا ہو گا۔ خصوصاً کابل اور اس کے ارد گرد جو علاقہ ہے وہاں کے رہنے والے لوگ فارسی ہی میں کلام کرتے ہیں اور انہیں فارسی زبان میں آسانی کے ساتھ تبلیغ کی جاسکتی ہے لیکن خوست کے علاقہ میں سوائے پشتو زبان جاننے والے کے اَور کوئی تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح افغانستان کے بعض اَور علاقے ایسے ہیں جہاں صرف پشتو زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پھر ہندوستان اور کابل کے درمیان بعض ایسے قبائل ہیں جن میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف پشتو جاننا کافی نہیں بلکہ مقامی زبانیں جاننا بھی ضروری ہے۔ یہ قبائل چالیس چالیس، پچاس پچاس ہزار کی تعداد میں ہیں اور صرف اپنی زبان میں ہی بات کو سمجھ سکتے ہیں کسی اَور زبان میں اُن سے بات کی جائے تو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح ہندوستان کے شمالی پہاڑوں پر چلے جاؤ تو تمہیں اُن پہاڑی لوگوں میں نہ کوئی عربی جاننے والا ملے گا، نہ کوئی فارسی جاننے والا ملے گا، نہ کوئی جرمن زبان جاننے والا ملے گا، نہ کوئی فرانسیسی زبان جاننے والا ملے گا، نہ کوئی اُردو جاننے والا ملے گا، نہ کوئی پنجابی جاننے والا

ملے گا اور نہ کوئی ہندی جاننے والا ملے گا۔ یہ لوگ کسی جگہ دس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں، کسی جگہ بیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں، کسی جگہ تیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں، کسی جگہ چالیس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں اور کسی جگہ پچاس ہزار کی تعداد میں رہتے ہیں اور ان سب کی اپنی اپنی مقامی زبانیں ہیں۔

تو دنیا بھر میں تبلیغِ اسلام پہنچانے کے لئے ہمیں سینکڑوں زبانیں جاننے والوں کی ضرورت ہے۔ آخر جس طرح انگریزی جاننے ولے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے، جس طرح جرمن اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے، جس طرح فرانسیسی اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے، جس طرح عربی جاننے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے، جس طرح فارسی جاننے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے اسی طرح جو لوگ اپنی اپنی لوکل اور مقامی زبانیں بولتے ہیں وہ بھی اس بات کے مستحق ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچایا جائے اور یہ کوئی معمولی کام نہیں جب تک ہم بیسیوں سے شروع کر کے سینکڑوں اور ہزاروں تک اپنے مبلغین کی تعداد کو نہ پہنچا دیں اور جب تک ہر ملک ہر علاقہ اور ہر حصہ کی زبانیں جاننے والے لوگ ہم میں موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک اس کام کو ہم صحیح طور پر سر انجام نہیں دے سکتے۔

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں اور نہ ہی یہ کام اس چندہ سے پورے طور پر ہو سکتا ہے جو تحریک جدید کے ذریعہ جمع کیا جا رہا ہے۔ ہاں اس روپیہ کو بیج کے طور پر استعمال کر کے اگر ہم اس کام کو بڑھانا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا وقت آسکتا ہے جب ہر زبان جاننے والے مبلغ ہمارے پاس موجود ہوں اور ہر علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے ہم اپنے افراد کو بھیج سکتے ہوں خواہ وہ علاقہ ایسا ہو جس میں صرف دس ہزار افراد ایک زبان کے جاننے والے ہوں اور خواہ اس سے بھی چھوٹا علاقہ ہو۔ بہرحال یہ معمولی کام نہیں بلکہ اس کے لئے بیسیوں سال کی محنت درکار ہے اور اس کے لئے متواتر بیداری اور مسلسل ہوشیاری اور قربانی کے ساتھ جماعت کو مبلغ تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تب ایک لمبے عرصہ کے بعد ہماری جماعت یہ دعویٰ کر سکے گی کہ دنیا کی کوئی زبان ایسی نہیں جس میں ہم نے خدا اور اس کے رسول کا پیغام نہ

پہنچادیاہو۔ اور یہی غرض ہے جس کے لئے تحریک جدید کا یہ فنڈ قائم کیا گیاہے۔

مَیں نے اس سال خصوصیت کے ساتھ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس سال پہلے سالوں سے نمایاں اضافہ کے ساتھ وعدے کریں اور قربانی کے میدان میں گزشتہ سالوں سے آگے قدم رکھیں چنانچہ اس سال کی تحریک کے ابتدامیں جماعت نے جس جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیا تھااس کو دیکھتے ہوئے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس سال کی تحریک کا چندہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال سے بہت بڑھ جائے گا مگر مَیں دیکھتاہوں کہ جلسہ سالانہ کے بعد جماعتوں میں سستی پیدا ہو گئی ہے جو نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ ممکن ہے یہ میری ہی غلطی ہو اور جماعتیں چندوں کی فہرستیں تیار کر رہی ہوں اور ان کا یہ خیال ہو کہ آخری تاریخ تک ہم اپنی لسٹیں بھجوادیں گے لیکن بہرحال اس وقت تک وعدوں کے جو اندازے یہاں پہنچ چکے ہیں وہ نہ صرف زیادہ نہیں بلکہ پچھلے سال کے وعدوں سے کم ہیں۔ دسمبر کے شروع حصہ میں اس سال کے وعدوں کی رقم پچھلے سال سے دس بارہ ہزار روپیہ زیادہ تھی۔ لیکن اب آکر گزشتہ سال کے مقابلہ میں پانچ چھ ہزار روپیہ کی کمی ہو گئی ہے۔ ممکن ہے اس ماہ کے آخر تک یہ کمی پوری ہو جائے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو پچھلے سال سے موجودہ سال کے وعدوں کی رقم زیادہ ہو جائے۔ لیکن سرِ دست ہم اپنی جماعت کے دوستوں کے موجودہ وعدوں سے ہی اندازہ لگا سکتے ہیں اور اگر خدانخواستہ یہی حقیقی اندازہ ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جماعت کے ایک طبقہ میں خطرناک سستی پیدا ہو گئی ہے۔ پس مَیں آج پھر جبکہ وعدوں کی میعاد کا وقت ختم ہو رہاہے جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جہاں جہاں تحریک جدید کے کارکن موجود ہیں وہ فوراً اس کام میں مشغول ہو جائیں اور اپنی اپنی جماعتوں کی لسٹیں مکمل کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوادیں۔ اسی طرح وہ افراد جو اب تک تحریک جدید کے چندہ کے متعلق کوئی وعدہ نہیں لکھا سکے ان کو بھی مَیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدے لکھادیں۔

قادیان کی جماعت باوجود دشمنوں اور منافقوں کے اعتراضات کے ہمیشہ قربانیوں کے میدان میں دوسروں سے آگے رہی ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ اس سال بھی قادیان کی

جماعت پچھلے سال سے بڑھ کر رہے گی اور اپنی قربانی کے معیار کو بلند کر کے نہ صرف اپنا مقام قائم رکھنے کی کوشش کرے گی بلکہ اسے پہلے سے بھی بڑھا کر دکھادے گی۔

پھر ہمارے ہزاروں بھائی ایسے ہیں جو میدانِ جنگ میں گئے ہوئے ہیں ان تک اخبار نہیں پہنچ سکتا کہ اس ذریعہ سے انہیں تحریک کا علم ہو اور دفتر کے پاس ان کے پتے نہیں ہیں کہ براہِ راست ان کو تحریک کی جاسکے اور چونکہ ان ہندوستانی افراد اور ہندوستانی جماعتوں کے لئے جو ہندوستان سے باہر ہیں وعدوں کی آخری تاریخ 30، اپریل ہے اور ان جنگ پر جانے والے احمدیوں میں سے کسی کا باپ ہندوستان میں موجود ہے کسی کا بیٹا موجود ہے کسی کا بھائی موجود ہے اور کسی کا کوئی اَور عزیز اور دوست موجود ہے اور انہیں اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پتے معلوم ہیں۔ اس لئے مَیں ایسے تمام دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ چونکہ باہر اخبارات نہیں پہنچ سکتے اس لئے وہ خطوط کے ذریعہ اپنے اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کو اطلاع دے دیں کہ تحریکِ جدید کے آٹھویں سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے۔ انہیں چاہئے کہ وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی اطلاع یہاں بھجوادیں۔

مَیں اس موقع پر اس امر پر خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میری تحریک پر بعض لوگوں نے اپنے چندوں میں نمایاں طور پر اضافہ کیا ہے چنانچہ تین چار دن ہوئے ایک دوست کی طرف سے خط آیا کہ پہلے انہوں نے 108 روپے کا وعدہ کیا تھا مگر پھر میری اس تحریک پر کہ وعدوں میں اضافہ کرنا چاہئے انہوں نے 108 کی بجائے 337 روپے کا وعدہ کر دیا جو پہلے وعدہ سے تین گُنے سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی دوست ہیں جنہوں نے نمایاں اضافوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی یہ ایک عجیب قدرت ہے کہ غرباء میں قربانی کی مثالیں زیادہ پائی جاتی ہیں حالانکہ قحط کی وجہ سے غرباء سخت تنگی سے گزارہ کر رہے ہیں اور ان کی مالی حالت کمزور ہے۔ شاید اس میں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چونکہ جانتا ہے کہ اس کے غریب بندے دنیا میں تکالیف سے دن گزار رہے ہیں اس لئے وہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کے گھر کو بہتر بنادے اور اسی لئے وہ ان کے دل میں دین کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کا جوش پیدا کر دیتا ہے تاکہ ان کی دنیوی تکالیف کا آخرت میں ازالہ ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی

زیادہ سے زیادہ نعماء کے مستحق ہو جائیں۔

بہرحال اب ہندوستان کی جماعتوں اور افراد کے لئے تحریک جدید کے وعدوں میں صرف سات دن باقی رہ گئے ہیں۔ پس مَیں اس سال کی تحریک کے وعدوں کے لئے آج آخری اعلان کرتا ہوں اس کے بعد مَیں کوئی اَور اعلان نہیں کر سکوں گا کیونکہ اگلا جمعہ 31 تاریخ کو ہے جس کے بعد وعدوں کے بارہ میں کوئی تحریک نہیں کی جاسکے گی۔

پس مَیں مقامی جماعت کے دوستوں اور بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ فوراً اس کام میں لگ جائیں اور وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے تمام جماعتیں اور افراد اپنے اپنے وعدوں کی اطلاع مرکز میں پہنچا دیں اور ایسا نیک نمونہ دکھائیں کہ جس طرح پہلے ہر سال کی تحریک گزشتہ سالوں سے بڑھ کر رہی ہے اسی طرح اس سال کی تحریک گزشتہ سال کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب رہے بلکہ گزشتہ تمام سالوں سے اس سال کی تحریک بڑھ کر رہے تاکہ وعدوں میں زیادتی کی جو تحریک مَیں نے اس دفعہ کی ہے اس کا عملی نمونہ بھی ہماری جماعت پیش کر سکے۔" (الفضل 24، جنوری 1942ء)